یہ قرآن شاعر یا کاہن کا کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نسبت کبھی تو رسول مَلَکی (جبریلؑ) اور کبھی رسولِ بشری (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف فرمائی ہے۔ لیکن اس نسبت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ان دونوں نے ازخود یہ قرآن بنالیا ورنہ پھر تو آیات میں تناقض اور ٹکراؤ نظر آئے گا بلکہ یہاں نسبت بلحاظ تبلیغ ہے۔ خود لفظ رسول اس معنی کی تائید کررہا ہے۔ رسول وہی ہوتا ہے جو مرسل (بھیجنے والے) کے کلام کو پہنچائے، نہ کہ اپنے کلام کو۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوگیا کہ یہ کلام اُس ذات کا ہے جس نے محمدؐ اور جبرئیلؑ کو منصبِ رسالت پر فائز فرمایا۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لیے قطعاً گنجایش نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے متکلم بالقرآن ہونے کے منکر ہیں، بلکہ یہ آیت تو اس کے برعکس مضمون پر روشنی ڈالتی ہے کہ یہ کلامِ الٰہی ہے اور ان رسولوں نے صرف تبلیغ کا فرض انجام دیا ہے''۔ (ص ۳۳۱-۳۳۲)

ناشر نے کتابت وطباعت میں بڑا اہتمام کیا ہے۔ بعض الفاظ کا املا درست نہیں (گذشتہ صحیح ہے نہ کہ گزشتہ۔ پرواہ غلط ہے، صحیح: پروا وغیرہ)۔ فہرست ڈھنگ سے نہیں بنائی گئی۔ ہر جگہ قمری سنین لکھے گئے ہیں۔ سہیل حسن صاحب نے اپنے 'پیش لفظ' میں قمری تاریخ کے ساتھ شمسی تاریخ بھی لکھ دی مگر حافظ ابن القیمؒ کی شمسی تاریخِ ولادت و وفات ندارد۔ جب ایک علمی کتاب موجودہ زمانے کے قارئین کے لیے پیش کی جارہی ہے تو موجودہ زمانے میں مروّج شمسی سنہ دینے سے اِحتراز کیوں؟ (رفیع الدین ہاشمی)

پیغمبرِؐ اسلام اور اخلاقِ حسنہ، حافظ زاہد علی۔ ناشر: راحت پبلشرز، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۹۴۴۵۴۴۱-۰۳۰۰۔ صفحات: ۳۵۸، قیمت (مجلد): درج نہیں۔

سیرتِؐ پاک لکھنا سعادت ہے، اعلیٰ ترین نیکی ہے، لیکن وہ جو اس کارِخیر کی انجام دہی کے لیے ایک ایک لفظ کی صحت پر دھیان دیں، ہر چیز کو پوری ذمہ داری سے پیش کریں، یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ انھیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔ زیرنظر کتاب، اخلاقِ حسنہ اور اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھلکیوں پر مشتمل ایسی دستاویز ہے کہ ورق، ورق پر قاری اپنے آپ کو عہدِ سعادت سے جڑا محسوس کرتا ہے اور جی چاہتا ہے کہ ان تجلیوں سے اپنے قلب ونظر کو منور کرتا چلا جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق العباد کی نزاکت کو واضح کرنے کے لیے اپنے قول